یوگوسلیویا میں بین الاقوامی وفاق

سرب اور کروٹ قوموں کا تازہ معاہدہ

حال میں یوگوسلیویا کی دو بڑی قوموں، سرب اور کروٹ کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے وہ پتہ دیتا ہے کہ یورپ میں اب قلیل التعداد قوموں کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے ایک نئے طریق کار کا دروازہ کھل رہا ہے۔

اس معاہدہ سے پہلے سرب اکثریت ملک کی سیاسی زندگی پر بالکلیہ حاوی ہو گئی تھی۔ وہ ملک کی حکمراں قوم بنی ہوئی تھی، اور دوسرے تمام قلیل التعداد گروہوں کو اس نے محض "اقلیتوں" کی حیثیت دے رکھی تھی جو خود حکمرانی میں شریک نہیں ہوتیں بلکہ رعیت بن کر رہتی ہیں اور محض حکمراں قوم کے رحم وکرم پر زندگی بسر کرتی ہیں۔ مگر اب اس نئے معاہدہ کی رو سے کروٹ نہ تو اقلیت رہے ہیں، اور نہ ایک فرضی یوگوسلاوین قوم میں انکی ہستی کو گم شدہ قرار دیا گیا ہے، بلکہ اب سربی قوم نے یہ بات تسلیم کرلی ہے کہ سرب ایک قوم ہیں، اور کروٹ ایک دوسری قوم ہیں، اور یہ دونوں مل کر "یوگوسلاویا" نامی ایک اسٹیٹ بناتی ہیں جسکا مقصد دفاع ملکی اور بیرونی معاملات کی حد تک مشترک پالیسی پر عمل کرنا ہے، باقی رہے ان قوموں کے اپنے اندرونی معاملات، تو ان میں دونوں خود مختار ہیں۔ اس طرح یوگوسلیویا درحقیقت دو قوموں کا ایک وفاقی اسٹیٹ بن گیا ہے، جس میں موافقت کرنے والی دونوں قومیں اپنے اپنے حدود میں بالکل مستقل اور بااختیار ہیں، مگر بعض ایسے مرکزی مسائل میں، جنکی صاف صاف تصریح کردی گئی ہے، مل کر معاملات کا انتظام وانصرام کرتی ہیں۔

سربیوں اور کروٹوں کے درمیان بہت کچھ مماثلت وہم جنسی پائی جاتی ہے۔ دونوں سلافی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ دونوں کی زبان قریب قریب ایک ہی ہے، صرف رسم الخط میں اختلاف ہے۔ ان کے لباس یکساں ہیں۔ ان کی معاشرتی رسمیں بہت ملتی جلتی ہیں۔ باہمی شادی بیاہ میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں۔ آپس میں مل کر کھاتے پیتے بھی ہیں۔ دونوں کے اخلاقی اصولوں اور جذبات وحسیات میں بھی چنداں فرق نہیں، کیونکہ دونوں عیسائی ہیں مزید برآں یہ دونوں قومیں ایک طویل مدت تک آسٹریا ہنگری اور ترکی سلطنتوں کی غلام رہی ہیں، اور ایک طویل مدت تک مل کر اپنی آزادی کے لیے جدوجہد کرتی رہی ہیں، جس کے دوران میں انکے مصائب بھی مشترک تھے اور مقاصد بھی مشترک تھے۔ مگر اسکے باوجود یہ دونوں مل کر ایک قوم نہ بن سکیں، اور ۲۱ سال کے تلخ تجربات کے بعد آخرکار انہیں تسلیم ہی کرنا پڑا کہ ہم ایک قوم نہیں بلکہ دو قومیں ہیں۔

اور یہ بات انہوں نے کس وقت تسلیم کی؟ ٹھیک اس وقت جبکہ یوگوسلاویا کو چاروں طرف سے حملہ کا خطرہ نظر آرہا ہے۔ ایک طرف اٹلی ہے جو البانیہ پر تسلط حاصل کرکے یوگوسلاویا کے سر پر پہنچ چکا ہے۔ دوسری طرف بلغاری، ہنگرین اور رومانوی اقلیتیں جو یوگوسلاویا میں آباد ہیں، انکی وجہ سے بلغاریا، ہنگری اور رومانیہ، تینوں ہمسایہ ریاستیں اس سے کم وبیش برسرِپرخاش رہتی ہیں۔ تیسری طرف ۵ لاکھ جرمن اقلیت کی موجودگی، ہٹلر کی طرف سے وہی مصیبت یوگوسلاویا پر ہر وقت لاسکتی ہے جو چیکوسلوواکیا اور پولینڈ پر نازل ہو چکی ہے۔ ان حالات میں توقع کی جاسکتی تھی کہ سربی اور کروٹ قومیں اور زیادہ ایک دوسرے سے قریب ہونگی، اور بالکل ہی ایک قوم بن کر رہ جائینگی۔ کیونکہ مشترک خطرات کا بھی قومیت بنانے میں بڑا دخل ہوتا ہے۔ لیکن واقعات نے ثابت کردیا کہ سربوں اور کروٹوں کے علٰحدگی پسند رجحانات کو نہ تو بیرونی خطرات دبا سکے، نہ اندرونی خطرات، اور نہ اشتراکِ نسل ووطن ہی انکو ایک قوم بنا سکا۔ کامل ۲۱ سال تک سربی اکثریت یہ کوشش کرتی رہی کہ ایک یوگوسلافی قومیت

پیدا ہو جائے، اور کروٹ قوم اپنے آپ کو اس قومیت میں گم کردے۔ لیکن یہ کوشش جتنی زیادہ شدت اختیار کرتی گئی، اتنے ہی زیادہ حالات بگڑتے چلے گئے، یہاں تک کہ سربی اکثریت کو اُس وقت ہوش آیا جب اُسے واقعات کی رفتار سے اچھی طرح اندازہ ہو گیا کہ کروٹ قوم کو دبانے اور بلا شرکت غیرے مالک الملک بننے کی کوشش کا انجام بالآخر یہ ہو گا کہ ملک نہ سربیوں ہی کا رہیگا نہ کروٹوں کو مل سکے گا، بلکہ کسی اور طاقت ور ہمسایہ کے قبضہ میں چلا جائیگا۔ یہ غنیمت ہے کہ سربی قوم میں اگر کچھ انصاف پسند شریف لوگ نہیں تو کم از کم کچھ ہوشمند، صاحب بصیرت آدمی ہی موجود تھے جنہوں نے بُرے انجام کو آنے سے پہلے محسوس کر لیا، اور یوگوسلاوی نیشنلزم کا خرقۂ سالوسی اُتار کر سیدھی طرح سے یہ حقیقت تسلیم کر لی کہ سرب ایک قوم ہیں اور کروٹ دوسری قوم، اور ملک دونوں کا ہے۔

یوگوسلاویا کی آبادی ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ہے جس میں سرب ۶۰ لاکھ ہیں اور کروٹ ۴۰ لاکھ۔ باقی چالیس لاکھ میں بہت سی چھوٹی چھوٹی قومیں شامل ہیں جن میں سے کسی کی تعداد پانچ دس لاکھ سے زیادہ نہیں۔ اس طرح جہاں تک ملک کی مجموعی آبادی کا تعلق ہے، اس میں سربیوں کی اکثریت نہیں ہے، لیکن الگ الگ ہر قوم کے مقابلہ میں وہ کثیر التعداد ہیں۔ اسی صورت حال سے فائدہ اٹھا کر سربیوں نے حکمراں قوم بننے کی کوشش کی، اور عملاً تمام ملک پر اپنا اقتدار جما دیا۔ ان کے بعد دوسری طاقت ور قوم کروٹ تھے جنہوں نے اس غاصبانہ تسلط کی مخالفت کی۔ مگر سربی اخبارات اور سیاسی لیڈر یوگوسلاوی نیشنلزم کے نام پر ان کو ملامت کرتے، اور ان کو الزام دیتے رہے کہ یہ اپنی علٰحدگی پسندی سے "قومی مفاد" کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ سربیوں کا اقتدار چونکہ ملک پر چھایا ہوا تھا اسلیے خود کروٹ قوم میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے تھے جو "یوگوسلاوی نیشنلزم" کا دم بھرتے اور درحقیقت سربی نیشنلزم کی خدمت بجا لاتے تھے۔ حکومت کی تمام عنایات ایسے ہی کروٹوں پر مبذول ہوتی تھیں۔ انتخاب مخلوط تھا، اسلیے زیادہ تر یہی کروٹ انتخابی اداروں میں منتخب ہو کر جاتے تھے جن کو کروٹوں کی

بہ نسبت سربیوں کا اعتماد حاصل ہوتا۔ یہی لوگ مجلس او وزراء میں بھی لیے جاتے تھے اور کروٹوں کو یہ کہکر فریب دیا جاتا تھا کہ دیکھو یہ "قومی" حکومت ہے، جس میں سرب اور کروٹ سب شامل ہیں۔ حالانکہ دراصل یہ کروٹ وزراء سربیوں کے ملازم ہوتے تھے نہ کہ ذمہ دار وزراء۔ اس کے ساتھ ہی سربی اکثریت نے تعلیم اور اقتدار حکومت اور معاشی طاقت سے کام لے کر ایک زبردست مہم اس غرض کے لیے شروع کر رکھی تھی کہ خود کروٹوں کے خیالات بدلے جائیں اور انکی رائے عام کو اتنا متأثر کر دیا جائے کہ آئندہ سے کروٹوں ہی کے ووٹوں سے وہ لوگ منتخب ہونے لگیں جو سربیوں کے لیے مفید مطلب ہوں۔ کروٹ قوم کے تعلیم یافتہ، ذی شعور لوگ ان کوششوں کو سب سے زیادہ خطرے کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ سربیوں کا اندرونی نفوذ جتنا زیادہ بڑھتا جاتا تھا، اتنا ہی زیادہ کروٹ قوم پرستوں میں یہ میلان بڑھتا چلا جارہا تھا کہ کسی بیرونی طاقت، مثلاً اٹلی یا جرمنی کی مدد سے سربیوں کی سرکوبی کرائیں، اور ان کے عنکبوتی استیلاء سے نجات حاصل کریں۔

ان حالات میں کروٹ قوم کے لیڈر ڈاکٹر ماچک (Matchek) نے یہ آواز اٹھائی کہ "اگر یوگوسلیویا کو ایک مستقل اسٹیٹ کی حیثیت سے زندہ رہنا ہے، تو اسے کروٹیا، مقدونیا، مانٹی نیگرو اور سربیا کے ممالک متحدہ میں تبدیل ہونا پڑیگا"۔ ایک مدت تک اسکی آواز بہرے کانوں سے سنی جاتی رہی۔ مگر چیکوسلوواکیا کا حشر دیکھنے کے بعد سربیوں کے خیالات رو باصلاح ہونے لگے۔ انکو واقعی خطرہ ہوگیا کہ کروٹوں کی بے اطمینانی ایک روز یوگوسلاویا کی آزادی کو ختم کرا دیگی۔ آخر کار ۲؍اپریل ۱۹۳۹ء کو تاج کی طرف سے رئیس الوزراء خود ڈاکٹر ماچک سے گفتگو کرنے کے لیے زاگرب گیا۔ ملاقات سے پہلے یہ بات طے ہوگئی تھی کہ دونوں لیڈر مساویانہ حیثیت سے ملینگے، گویا کہ وہ دو مستقل قوموں کے نمائندے ہیں۔ ۲۰ دن کے اندر ان دونوں نے ۱۷ سال کے اختلافات کو صاف کر دیا اور ۲۷؍اپریل کو اعلان ہوگیا کہ ان کے درمیان ایک اطمینان بخش سمجھوتہ ہو چکا ہے۔

اس سمجھوتہ کی رو سے کروٹیا (وہ علاقہ جہاں کروٹوں کی اکثریت ہے) یوگوسلاویا کے اندر ایک آزاد علاقہ تسلیم کیا گیا ہے جسکی پارلیمنٹ اور حکومت اپنی ہوگی اور جسکو اپنے اندرونی معاملات کا انتظام کرنے کے لیے پورے اختیارات حاصل ہونگے۔ کروٹیا ایک جداگانہ اسٹیٹ سمجھا جائیگا اور اسکے باشندوں کو ایک جداگانہ قوم کی حیثیت حاصل ہوگی۔ یوگوسلاویا کے باقی حصوں کے ساتھ مل کر کروٹیا اُس فرمانروا خاندان کی سیادت تسلیم کریگا جو اس وقت یوگوسلاویا کے تخت کا مالک ہے۔ فوج مشترک ہوگی اور امور خارجیہ کا تعلق بھی مرکزی حکومت سے ہوگا۔ اس سمجھوتے کے اہم نکات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ یوگوسلاویا کی ریاست اب سرب اور کروٹ، دو قوموں کی وفاقی ریاست قرار پائی ہے باقی چھوٹی چھوٹی قومیں جو وہاں آباد ہیں، انہیں اقلیتوں کی حیثیت دی گئی ہے۔

۲۔ جس علاقہ میں کروٹ کثرت سے آباد ہیں وہاں کروٹوں ہی کا اسٹیٹ ہے، اور جہاں سربیوں کی اکثریت ہے وہاں سربیوں کا اسٹیٹ ہے لیکن کروٹ اسٹیٹ میں قلیل التعداد سربیوں کے لیے، اور سربی اسٹیٹ میں قلیل التعداد کروٹوں کے لیے تحفظات رکھے گئے ہیں۔

۳۔ انتخابی حلقے اسطرح بنائے گئے ہیں کہ سرب کروٹوں کو یا کروٹ سربیوں کو نمائندگی سے محروم نہ کرسکیں۔

۴۔ مرکزی حکومت میں سربی اور کروٹ وزراء کی تعداد مساوی رکھی گئی ہے۔ اور وزارت عظمیٰ کیساتھ ایک نائب وزیر اعظم کا عہدہ رکھا گیا ہے۔ باری باری ایک مرتبہ سربی قوم کا آدمی وزیر اعظم ہوگا تو کروٹ قوم کا آدمی اس کا نائب ہوگا، اور دوسری مرتبہ کروٹ قوم کا آدمی وزیر اعظم ہوگا تو سربی قوم کا آدمی اسکا نائب۔

۵۔ فوج کے متعلق طے ہوا ہے کہ دونوں قوموں کے آدمی اس میں بلا امتیاز لیے جائینگے۔ کنٹرول مشترک ہوگا جدھر سربیوں کا علاقہ ہے ادھر کی سرحدوں پر سربی فوجیں مامور ہونگی اور جدھر کروٹوں کا علاقہ ہے اس طرف کی سرحدوں کی حفاظت کروٹ فوجیں کرینگی۔ ۶۔ یوگوسلاویا کی مرکزی پارلیمنٹ کا دائرۂ عمل اب صرف دفاع، امور خارجیہ اور چند دوسرے مرکزی معاملات سے ہے جن کی تعیین کے ساتھ صراحت کردی گئی ہے۔

۷۔ مرکزی حکومت کی ملازمت میں سرب اور کروٹ دونوں اپنی اپنی آبادی کے تناسب سے لیے جائینگے۔

(ایسٹرن ٹائمز)

مطبوعات

کریسنٹ فروغ اردو نمبر اسلامیہ کالج لاہور کے چند حساس اور علم دوست مسلم طلبہ نے ادب اردو کی خدمت کرنے کے لیے "بزم فروغ اردو" کے نام سے ایک مجلس قائم کر رکھی ہے جس کے اجلاسوں میں وہ تیاری کر کے اپنے مقالات پڑھتے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے ان کے سال بھر کے مقالات کا تیسرا مجموعہ ہے، جس کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں میں، موجودہ زہریلی فضا اور ناقص تربیت کے باوجود، ایسے سلیم مذاق اور بلند نظر رکھنے والے افراد موجود ہیں جو اپنی "علمی خودی" کا احساس رکھتے ہیں اور بلند پایہ اور ٹھوس علمی مضامین لکھنے کی پوری پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں متعدد مقالات ایسے ہیں جنھیں دیکھ کر مقالہ نگاروں کے شاندار مستقبل کے بارے میں پر اُمید پیش گوئیاں کی جا سکتی ہیں۔ ارکان بزم اور مرتبین رسالہ اپنی اس کامیاب کوشش پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ امید ہے کہ دوسرے طلبہ بھی ان کے عمل سے سبق لیں گے۔

جوہر اقبال مرتبہ محمدؐ حسنین سید صاحب متعلم بی۔ اے۔ ناشر مکتبہ جامعہ دہلی۔ ضخامت سوا دو سو صفحات۔

"انجمن اتحاد" نے، جو جامعہ ملیہ دہلی کے طلبہ کی ایک انجمن ہے، علامہ اقبال مرحوم کی یادگار میں "جوہر" کا یہ شمارہ خصوصی نکالا ہے۔ جو ظاہری اور معنوی ہر طرح کی خوبیوں سے مزین ہے ابتدا میں مشاہیر ملک کے پیامات درج ہیں۔ اس کے بعد مقالات اور نظموں کا سلسلہ